

باب بعثة الملك كسرى أنو شروان برزويه إلى بلاد الهند لطلب الكتاب

قال بُزْجَمهر: أمّا بعد؛ فإنّ الله تبارك وتعالى خلق خلقه برحمته، ومنّ على عباده بفضله، ورزقهم ما يقدرّون به على إصلاح شأنهم ومعايشهم في الدنيا، وما يُدرّكون به استنقاذ أرواحهم من أليم العذاب، وأفضل ما رزقهم الله ومنّ عليهم به العقل الذي هو قوّة لجميع الأشياء، فما يقدر أحد من الخلق على إصلاح معيشة، ولا اجتراح منفعة، ولا دفع مضرّة إلّا به، وكذلك طالب الآخرة المجتهد على استنقاذ روحه من الهلكة.

برزجمہر کہتا ہے: حمد و صلاۃ کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اپنی رحمت سے پیدا کیا ہے اور اپنے بندوں پر فضل و احسان کیا اور انہیں اپنا حال درست کرنے، دنیا میں اپنا گزر بسر بہتر کرنے اور دردناک عذاب سے اپنی روتوں کو چھٹکارا دلانے کی قدرت عطا کی۔ اور اللہ کی عطا کردہ سب سے افضل نعمت اور اللہ کا سب سے بڑا احسان اپنی مخلوق پر وہ عقل ہے جو سب کاموں کے لیے قوت ہے چنانچہ مخلوق میں سے کوئی بھی اپنی زندگی سنوارنے، کوئی فائدہ حاصل کرنے اور نہ ہی کوئی نقصان دودھ کرنے پر قادر ہے بغیر عقل کے اور اسی طرح آخرت کا طالب جو اپنی روح کو ہلاکت سے چھٹکارا دلانے کی کوشش کر رہا ہے۔

فالعقل سبب لكل خير، وهو مكتسب بالتجارب والآداب، وغريزة مكنونة في الإنسان كامنّة ككُمون النار في الحجر والعود، لا تُرى حتى يقدها قاذح من غيرها، يُظهر ضوءها وحريقها، كذلك العقل من الإنسان لا يُظهر حتى يُظهره الأدب وتُقويه التجارب، فإذا استحکم كان هو وليّ التجارب والمقويّ لكل أدب، والمميّز لجميع الأشياء، والدافع لكل ضررٍ، فلا شيء أفضل من العقل والأدب؛ فمن منّ عليه خالقه بالعقل، وأعان هو على

نفسه بالمشاورة على الأدب والحرص عليه؛ سَعَدَ جَدُّه، وأدرك أمله في الدنيا والآخرة. والعقل هو المقوّي الملك السعيد الجدّ، الجليل المرتبة، ولا تصلح الشّوكة إلّا عليه وعلى تدبيره.

پس عقل ہر خیر کا سبب ہے اور اس کو حاصل کیا جاتا ہے تجربات اور آداب سے اور یہ ایسی طبیعت ہے جو انسان میں یوں چھپی ہوئی ہوتی ہے جیسا کہ آگ پتھر اور لکڑی میں چھپی ہوتی ہے تب تک نظر نہیں آتی جب تک کہ کوئی رگڑنے والا اس کو دوسری چیز کے ساتھ رگڑے نہ تب جا کر اس کی روشنی اور آگ ظاہر ہوتی ہے اسی طرح انسان کی عقل بھی ہے یہ تب تک ظاہر نہیں ہوتی جب تک کہ ادب اس کو ظاہر نہ کرے اور تجربات اس کو پختہ نہ کریں ہاں جب یہ پختہ ہو جائے تو پھر یہ تجربات کی کفیل ہوتی ہے ادب کو قوت بخشنے والی ہوتی ہے اور تمام اشیاء میں تمیز کرنے والی ہوتی ہے ہر تکلیف کو دور کرنے والی ہوتی ہے، لہذا عقل اور ادب سے افضل کوئی چیز نہیں پس جس پر اس کے خالق نے احسان کر کے اس کو عقل عطا کی اور پھر وہ خود پر احسان کرتے ہوئے ادب پر ڈٹا رہا اور اس کا حریص رہا وہ خوش قسمت قرار پائے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی مراد پالے گا۔

اور عقل ہی قوت فراہم کرنے والی ہے، بادشاہ ہے، نیک بخت ہے، عظیم المرتبت ہے، اسی

کی بنیاد اور اسی کی تدبیر کے ذریعے ہی رعایا درست رہتی ہے۔

وقد جعل الله لكل شيء سببًا، ولكل سببٍ علةٌ، وكان من علة انتساخ هذا الكتاب ونقله من بلاد الهند إلى مملكة فارس إلهامُ الله تعالى أنو شروانَ كسرى بنَ قُباذ في ذلك؛ لأنّه كان من أفضل ملوك فارس عِلْمًا وحُكْمًا ورأيًا، وأكثرهم بحثًا عن مكامن العلم والأدب، وأحرصهم على طلب الخير، وأسرعهم إلى اقتناء ما يزيّنه بزينه الحكمة، وفي معرفة الخير من الشرِّ، والضّرِّ من النفع، والصديق من العدو، ولم يكن يعرف ذلك إلّا بعونِ الله خُلفاءه

وساسة عبادہ وبلادہ لإقامة رعيته وأموره، فكان مما خصَّ الله به كسرى أنو شروان أن
أكرمه بهذه الكرامة، ورزقه هذه النعمة؛ حتى استوثقت له الرعية، وأذعنت له بالطاعة،
وصفّت له الدنيا، وانقادت الملوك له، فركنت إلى طاعته، وتلك نعمة من الله سابعةٌ
قسَمَها له في دولته وعُباب مُلكه.

اور اللہ نے ہر چیز کے لیے کوئی سبب بنایا ہے اور ہر سبب کے لیے ایک علت پیدا کر رکھی
ہے اور اس کتاب کو نقل کرنے اور اسے ہندوستان سے فارس لانے کی علت اللہ تبارک و
تعالیٰ کی جانب سے وہ الہام تھا جو اللہ نے انوشروان کسری بن قباذ کے دل میں اس بابت ڈالا
کیونکہ وہ علم، حکمت اور رائے کے اعتبار سے فارس کے افضل ترین بادشاہوں میں سے تھا اور
علم و ادب کے پوشیدہ خزانوں کو بہت زیادہ تلاش کرنے والوں میں سے تھا خیر کو حاصل
کرنے میں بہت زیادہ حرص رکھنے والوں میں سے تھا اور زیور حکمت سے آراستہ ہونے میں جلدی
کرنے والوں میں سے تھا اور شر سے خیر کو پہچاننے میں نفع سے نقصان کو اور دشمن سے
دوست کو پہچاننے میں بھی بڑا تیز تھا اور یہ سب اللہ کی اس توفیق اور مدد کی بدولت تھا جو اللہ
اپنے خلفاء اور اپنے بندوں کے حکمرانوں کو عطا فرماتا ہے رعایا کی اصلاح اور ان کے امور کی
درستگی کے لیے تو اللہ نے کسری انوشروان کو جن خصوصیات سے نوازا تھا ان میں ایک یہ بھی
تھی کہ اس کو یہ شرف عطا فرمایا تھا اور یہ نعمت عطا کر رکھی تھی یہاں تک کہ رعیت اس پر
اعتماد کرنے لگی اور اس کی فرمانبرداری ہو گئی اور یہ اللہ کی ایک کامل نعمت تھی جو اللہ نے اس
کی بادشاہت میں اسے عطا فرما رکھی تھی۔

فبينما هو في عِزِّ ملكه وبهاءِ سُلْطانه إذ بلغه أنَّ بالهند كتابًا من تأليف العلماء، وترصيف
الحُكماء، وتدبير الفُهاء، قد مُيزت أبوابه، وأثبتت عجائبه على أفواه الطير والبهائم والوحش

والسباع والهُوَامّ، وسائر حشرات الأرض، مما يحتاج إليه الملوك في سياسة رعيّتها، وإقامة أودها وإنصافها، فلا قِوَامَ للرعية إلّا بحُسنِ سياسة الملوك، وسعة أخلاقها، ورأفتها ورحمتها؛ ولذلك لم يَدَعِ كِسْرَى أنو شروان اقتناء ذلك الكتاب الذي بلغه عنه أنه ببلاد الهند، وضمّه إلى نفسه، والاستعانة به على سياسته، والعمل بحسن تدبيره.

تو جب وہ اپنی بادشاہت اور سلطنت کے جاہ و جلال میں تھا تو اس کو یہ اطلاع ملی کہ ہندوستان میں علماء کی لکھی ہوئی، حکماء کی مرتب کردہ اور دانشوروں کی تدبیر سے آراستہ ایک ایسی کتاب ہے جس کے ابواب ممتاز ہیں اور جس کے عجائبات پرندوں، چوپایوں، جنگلی جانوروں، درندوں اور تمام ترکیڑے مکڑوں تک زبان زد عام ہیں کہ جس کی بادشاہوں کو ضرورت ہوتی ہے رعایا کو سنبھالنے، ان کی کجی کو درست کرنے اور انصاف کے لیے کیونکہ رعایا کا قیام بادشاہوں کی حسن سیاست، ان کی اخلاق کی کشادگی اور شفقت و رحمت کی بنیاد پر ہی ممکن ہے اسی وجہ سے کسری انوشروان نے اس کتاب کو حاصل کرنے کا عزم کیا جس کے بارے میں اس کو یہ اطلاع ملی تھی کہ وہ ہندوستان میں ہے اور اس سے اپنے پاس رکھنے اور اس کے ذریعے سیاست اور حسن تدبیر میں مدد لینے کا پختہ عزم کیا۔

فلَمَّا عَزَمَ عَلَى مَا أَرَادَ مِنْ أَمْرِهِ، وَهَمَّ بِالْبُعْثَةِ فِي طَلَبِ كِتَابِ كَلِيلَةِ وَدَمْنَةِ وَانْتِسَاخِهِ، قَالَ فِي نَفْسِهِ: مَنْ لِهَذَا الْأَمْرِ الْعَظِيمِ، وَالْأَدَبِ النَّفِيسِ، وَالْخُطْبِ الْجَلِيلِ الَّذِي يَزَيِّنُ بِهِ مَلُوكُ الْهِنْدِ دُونَ مَلُوكِ فَارَسٍ؟ وَقَدْ هَمَمْنَا أَلَّا نَدْعَ مَعَ بَعْدِ السَّفَرِ، وَصُعُوبَةِ الْأَمْرِ، وَمَخَاطَرِ الطَّرِيقِ، وَكَثْرَةِ النِّفْقَةِ طَلَبَ هَذَا الْكِتَابِ حَتَّى نَصِلَ إِلَى نَسْخِهِ، وَنَقِفَ عَلَى إِتْقَانِهِ، وَرِصَانَةِ أَبْوَابِهِ، وَعَجَائِبِهِ، وَلَا بَدَّ لَنَا مِنْ أَنْ نَنْتَخِبَ مَنْ نُرِيدُ إِرسَالَهُ فِي ذَلِكَ مِنْ هَذَيْنِ الصَّنَفَيْنِ مِنَ الْكُتَّابِ وَالْأَطْبَاءِ، فَإِنَّ أَهْلَ هَذَيْنِ يَجْتَمِعُ عِنْدَهُمْ جَوَامِعُ مِنْ بَحُورِ الْأَدَبِ، وَكُنُوزِ الْحِكْمَةِ، فِي أُنَاةٍ

وَتُؤَدِّعُ، وَتَجْرِبَةُ وَفَاذِ حِيلَةٍ، وَتَحْفَظُ وَتَحْرِزُ، وَكَمَالُ مَرْوَعَةٍ، وَدِهَاءٌ وَفُطْنَةٌ، وَحِلْمٌ وَتَصْنَعٌ،
وَلُطْفٌ سِيَاسَةٌ، وَكِتْمَانٌ سِرٌّ.

تو جب اس نے اس کام کے ارادے کا پختہ عزم کیا اور کلیہ و دمنہ نامی کتاب کو منگوانے اور نقل کرنے کے لیے کسی کو بھیجنے کا ارادہ کر لیا تو جی ہی جی میں کہنے لگا کہ اس عظیم کام، عمدہ ادب اور اس جلیل القدر کام کے لیے کہ جس سے ہندوستان کے بادشاہ آراستہ ہیں جبکہ فارس کے بادشاہ محروم ہیں کون سا شخص مناسب رہے گا؟ جبکہ ہم یہ عزم کر چکے ہیں کہ سفر کی دوری، کام کے مشکل ہونے، راستے کے خطروں اور بہت زیادہ خرچ کے باوجود ہم اس کتاب کے طلب کرنے کو نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ اس کو نقل کر دیں اور اس کی پختگی اور اس کے ابواب کی مضبوطی اور اس کے عجائبات سے واقف ہو جائیں اور لازم ہے کہ ہم جس کو بھی بھیجنا چاہتے ہیں اس کا انتخاب کاتبین اور اطباء ان دو میں سے کسی ایک پیشے والوں میں سے کریں کیونکہ ان دو پیشے والوں کے ہاں ادب کے سمندر اور حکمت کے خزانوں میں سے جامع ترین چیزیں جمع رہتی ہیں صبر و تحمل، تجربہ، مناسب طریقہ، حفاظت و احتیاط، کمال مروت، خوب ذہانت، بردباری، کاریگری، عمدہ طریقے اور راز کی پوشیدگی کے ساتھ۔
فلما فحص الرأي فيما أجمع عليه، اختار في مملكته، وانتخب من علمائه، فلم يجد أحدًا على نحو ذلك إِلَّا بَرْزَوِيَّهَ بْنَ آذَرْهَرَبَدَ، وكان من رؤساء أطباء فارس ومن أبناء مُقَاتِلَتِها، فدعاه كسرى وقال له: إِنَّا قد انتخبناك لموضع حاجتنا، وتفرَّسنا فيك الخير، وأملنا فيك أن تكون على ما أردنا من إصابة هذه الحاجة التي نحن مُرسِلوك فيها؛ لِمَا عَلِمْنَا عَنْكَ من الاجتهاد في العلم والأدب، وحرصك على طلبها.

وَنَحْنُ مُرْسِلُونَ إِلَى بِلَادِ الْهِنْدِ لِمَا بَلَّغْنَا عَنْ كِتَابٍ عِنْدَ مُلُوكِهَا وَعِلْمَائِهَا قَدْ أَلْفَتْهُ الْعُلَمَاءُ، وَهَذَّبَتْهُ الْحُكَمَاءُ، وَأَتَقْنَهُ الْفُطَنَاءُ، لَيْسَ فِي خَزَائِنِ الْمُلُوكِ مِثْلَهُ، يَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عِظَائِهِمْ مُلُوكُ الْهِنْدِ، فَتَعَزُّمُ عَلَى الْمَسِيرِ بِسَبَبِهِ فَتُسْتَفِيدُهُ بِرَفْقٍ وَتَوَدَّةٍ وَتَلَطُّفٍ، وَتَحْمِلُ مَعَكَ مِنَ الْمَالِ مَا أَرَدْتَ، وَمَنْ طُرِفَ بِلَادَ فَارَسَ وَهَدَايَاها مَا تَعْلَمُ أَنَّه يُعِينُكَ عَلَى اسْتِخْلَاصِهِ، مَعَ مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنَ الْكُتُبِ الَّتِي يَحْتَاجُ إِلَيْهَا الْمُلُوكُ، وَلِيَكُنْ ذَلِكَ فِي سِرٍّ مَكْتُومٍ.

پھر جب اس نے اپنے اس پختہ ارادے کے سلسلے میں غور و خوض کیا تو اپنی مملکت میں اس کے علماء میں سے منتخب کرنا چاہا تو سوائے برزویہ بن آزر ہرید کے اور کوئی اس لائق نظر نہ آیا، اور وہ فارس کے طبیبوں کے سرداروں میں سے تھا اور اس کے فوجیوں کی اولاد میں سے تھا چنانچہ کسریٰ نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ تمہیں ہم نے اپنی ایک ضرورت کے لیے منتخب کیا ہے اور تجھ میں ہم نے خیر کو پایا ہے اور تیرے بارے میں ہمیں امید یہ ہے کہ ہماری اس ضرورت کو اچھے طریقے سے پورا کرو گے جس ضرورت کے لیے ہم تمہیں بھیج رہے ہیں کیونکہ ہم نے تمہارے اندر علم و ادب کے لیے محنت اور اس کو حاصل کرنے کی حرص پائی ہے ہم تمہیں ہندوستان بھیج رہے ہیں کیونکہ ہمیں وہاں ایک کتاب کے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے جو کہ وہاں کے بادشاہوں اور علماء کے پاس ہے جس کو علماء نے لکھا ہے حکماء نے اس کی کانٹ چھانٹ کی ہے اور دانشوروں نے اس اس پر اعتماد کیا ہے بادشاہوں کے خزانوں میں اس جیسی چیز نہیں ہے ہندوستان کے بادشاہ اپنے بڑے بڑے کاموں میں اس سے مدد لیتے ہیں لہذا تم اس کو حاصل کرنے کے لیے جاؤ گے اور اس کو حاصل کرو گے نرمی بردباری اور خفیہ مہارت کے ساتھ تم اپنے ساتھ جتنا مال لے جانا چاہو لے جا سکتے ہو اور ملک فارس کہ

عمدہ مال میں سے اور ہدایا میں سے جس کے بارے میں تیرا یہ خیال ہو کہ یہ تیرے لیے کتاب حاصل کرنے میں مددگار رہیں گے ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ اس کے ساتھ جتنی بھی ایسی کتابیں کہ جن کی بادشاہوں کو ضرورت ہوتی ہے اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو لے جاؤ لیکن یہ سارا کا سارا معاملہ راز میں رہنا چاہیے۔

فَإِذَا أَكْمَلْتَ مَا تَرِيدُهُ وَأَنْتَ فِي بِلَادِ الْهِنْدِ كَتَبْتَ إِلَيْنَا بِذَلِكَ، وَأَسْرَعْتَ الْوَفْدَ إِلَى حَضْرَتِنَا، فَإِنَّا مُجْزِلُو عَطِيَّتِكَ، وَرَافِعُو دَرَجَتِكَ، وَمُبْلِغُونَكَ فَوْقَ مَا أَمَلْتَهُ مِنْ دَوْلَتِنَا، فَبَادِرْ لِمَا أُمِرْتَ، وَاحْفَظْ مَا وُصِّيتَ بِهِ، وَلَيْكِنْ مِنْ شَأْنِكَ التَّثَبُّتُ وَالتَّأَنِّي فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ، فَخَرَّ بَرْزَوِيهَ سَاجِدًا، وَقَالَ: سَمْعًا وَطَاعَةً، سَيَجِدُنِي الْمَلِكُ كَمَا أَحَبَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ نَهَضَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَتَخَيَّرَ مِنَ الْأَيَّامِ أَيْمَنَهَا، وَمِنْ السَّاعَاتِ أَبْرَكَهَا، وَسَارَ فِي الْيَوْمِ الْمُخْتَارِ، فَلَمْ يَزَلْ تَخْفِضُهُ أَرْضٌ وَتَرْفَعُهُ أُخْرَى حَتَّى قَدَّمَ إِلَى بِلَادِ الْهِنْدِ، فَأَرَّاحَ مِنْ وَعْثَاءِ الطَّرِيقِ.

پھر جب تم اپنے مقصد کو پورا کر لو تو ہندوستان سے ہی ہمیں خط لکھ کر بھیج دینا اور جلد ہی ہمارے پاس حاضر ہونا کیونکہ ہم تمہیں تمہارا انعام مکمل عطا کریں گے تمہارے مقام کو بلند کریں گے اور جو تمہیں ہماری حکومت سے امید ہوگی اس سے بڑھ کر عطا کریں گے لہذا جس چیز کا حکم دیا گیا ہے فوراً اس میں لگ جاؤ اور جو نصیحتیں کی گئی ہیں ان کو یاد رکھنا اور ہر کام میں احتیاط اور تحمل کو ملحوظ رکھنا تو برزویہ اس کے سامنے سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا آپ کا حکم سر آنکھوں پر بادشاہ سلامت مجھے ویسا ہی پائیں گے جیسا ان کی خواہش ہے ان شاء اللہ پھر وہ اپنے گھر گیا اور دنوں میں سے بابرکت ترین دن کا انتخاب کیا اور اس میں سے بھی بابرکت ترین گھڑی کا انتخاب کیا اور پھر اس منتخب دن کو چل پڑا چنانچہ ایک کے بعد ایک زمین کو قطع کرتے ہوئے وہ ہندوستان پہنچا تو اس نے راستے کی تھکاوٹ سے آرام لیا۔

ثم إنه طاف بباب الملك، وتخلل مجالس السُّوقَة، وسأل عن قرابة الملوك والأشراف، وعن العلماء والفلاسفة، فجعل يغشاهم في منازلهم وعلى باب الملك، ويتلقاهم بالتحية والمساءلة، ويُخبرهم أنه قدم بلادهم لطلب العلم والأدب، وأنه مُحتاجٌ إلى معونتهم على ما طلب من ذلك، ويسألهم إرشاده إلى حاجته، مع شدة كِتمانِه لما قَدِمَ له، وكنائته عنه، فلم يَزَلْ كذلك زَمَانًا طويلًا، يتأدَّب بما هو أعلمُ به، ويتعلم من العلم ما هو ماهرٌ فيه، ويكفي عن بُغيته وحاجته.

واتخذ لطول بُنْته وإقامته أصدقاء كثيرين من أهل الهند، من الأشراف والسُّوقَة وأهل كل صناعة.

پھر اس نے بادشاہ کے دروازے کا چکر لگایا رعایا کی مجلسوں میں گھسا اور بادشاہ اور اشرافیہ کے قریبی لوگوں کے بارے میں پتہ لگایا اور علماء اور فلاسفہ کے بارے میں پوچھا چنانچہ وہ ان کے گھروں میں آنے جانے لگا اور بادشاہ کے دروازے کے چکر لگانے لگا اور ان سے سلام دعا پیدا کی اور ان کو یہ بتایا کہ وہ ان کے شہر میں علم و ادب کے حصول کے لیے آیا ہے اور اس سلسلے میں اسے ان کی مدد درکار ہے چنانچہ وہ ان سے اپنی حاجت کی جانب رہنمائی مانگنے لگا باوجود اپنے آنے کے مقصد کو بالکل خفیہ اور پوشیدہ رکھتے ہوئے ان لوگوں سے۔ تو ایک لمبے عرصے تک وہ اسی طرح ان سے وہ ادب حاصل کرتا جو پہلے ہی اس کے پاس تھا اور وہ علم سیکھتا جس میں وہ پہلے ہی ماہر تھا اور اپنے مقصد اور اپنی ضرورت کو چھپائے رکھا اپنے اس طویل ترین قیام میں اس نے ہندوستانیوں میں سے بہت سارے دوست بنائے اشرافیہ میں سے رعایا میں سے اور ہر پیشے میں سے۔